REGD No. L. 5254 — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ — ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۷۵ھ — فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۵/۱۰ | ۲۱ احسان ۱۳۳۵ ہش ۲۱ جون ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۴۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت اور درازی عمر کیلئے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۲۰ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح مری سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ اس سے قبل ۱۵ جون کو یہ اطلاع موصول ہوئی تھی کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

روس کے ساتھ مذاکرات کی وجہ سے مغرب کے ساتھ تعلقات پر کوئی اثر نہیں پڑیگا

ان مذاکرات کا مقصد امن کے امکانات کو تقویت پہنچانا ہے۔ یوگوسلاویہ کے صدر مارشل ٹیٹو کا اعلان

ماسکو ۲۰ جون۔ یوگوسلاویہ کے صدر مارشل ٹیٹو نے کہا ہے کہ روس کے ساتھ مذاکرات کا مغربی ممالک اور یوگوسلاویہ کے باہمی تعلقات پر قطعاً کوئی اثر نہیں پڑیگا گذشتہ پیر کو جب بعض اخباری نمائندوں نے مارشل ٹیٹو سے اس بارے میں سوال کیا۔ تو انہوں نے بڑے پُر زور لہجہ میں جواب دیا مغرب کے ساتھ ہمارے تعلقات اسی طرح برقرار رہیں گے۔ ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی ہمارے یہ مذاکرات جس بنیاد پر چل رہے ہیں وہ یہ ہے کہ نظریاتی اور سیاسی طریقوں کو نظرانداز کرتے ہوئے مختلف ممالک میں زیادہ سے زیادہ تعاون اور مفاہمت کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ انہوں نے مزید کہا ان مذاکرات کا مقصد اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ دنیا میں امن کے امکانات اور مختلف قوموں کے درمیان اعتماد کے جذبے کو تقویت دی جائے۔

"روس عربوں کا دوست ہے اور اسکی یہ دوستی کسی غرض پر مبنی نہیں ہے"

"مغربی ممالک کیساتھ تعلقات کو بہتر بنانے کی کوششیں جاری رہینگی" (شیپی لوف)

قاہرہ ۲۰ جون۔ روس کے وزیر خارجہ مسٹر شیپی لوف نے کل معاہدہ بغداد اور مغرب کے نو آبادیاتی نظام کی پُر زور مذمت کی۔ نو آبادیاتی پالیسی کے ضمن میں انہوں نے گوا کا خاص طور پر ذکر کیا۔ کل قاہرہ سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں میں مسٹر شیپی لوف نے مصری کسانوں کے ایک مجمع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قدرتی طور پر روس ان تمام قوموں اور ملکوں کا دوست ہے جو اپنے آپ کو آزاد کرانے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ روس نو آبادیاتی نظام کا خواہ وہ کسی شکل میں بھی کیوں نہ ظاہر ہو سخت مخالف ہے۔ دوران تقریر میں انہوں نے مزید کہا روس صنعتی اور زراعتی ترقی کے لحاظ سے انتہائی عروج پر پہنچ چکا ہے۔ اس بناء پر عرب ممالک روس پر پورا پورا اعتماد کر سکتے ہیں اور اسے اپنا بے غرض وفادار اور یقینی دوست تصور کر سکتے ہیں۔ وہ مشرق وسطیٰ میں امن اور دوستی کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ مغرب کے ساتھ تعلقات بہتر بنانے کی روسی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر شیپی لوف نے کہا۔ یہ کوششیں برابر جاری رہیں گی۔ لیکن روس مغرب کے ساتھ تعلقات کو بہتر بنانے میں عربوں کے ساتھ اپنے تعلقات پر کوئی آنچ نہ آنے دے گا۔ وہ یہ برداشت کرنے کے لئے کبھی تیار نہ ہوگا۔ کہ عربوں کی دوستی کی قیمت پر مغرب کے ساتھ تعلقات کو بہتر بنایا جائے۔

افغانستان کے تازہ زلزلے پر اظہار ہمدردی

کابل ۲۰ جون۔ افغانستان میں پاکستان کے ناظم الامور مسٹر اسلم خٹک نے کل افغان وزارت خارجہ میں جا کر پاکستانی عوام اور حکومت کی جانب سے افغانستان کے تازہ زلزلے پر ہمدردی اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ کابل ریڈیو کی اطلاع کے مطابق گذشتہ چند دنوں میں زلزلے کے خوفناک جھٹکوں سے دو ہزار کے قریب افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ ایک پہاڑ کے پاش پاش ہو جانے سے کئی گاؤں چٹانوں کے نیچے دب گئے۔ اور دریاؤں کا رُخ بدل گیا۔ زلزلے کے جھٹکے ابھی جاری ہیں۔

الجزائر کے دو حریت پسندوں کو پھانسی

الجزائر ۲۰ جون۔ فرانسیسی حکام نے یہاں پہلی بار دو حریت پسندوں کو بغاوت کے الزام میں پھانسی دے دی۔ چند دن تک ۳۰ اور حریت پسندوں کو اس الزام میں پھانسی دی جائیگی۔

الجزائر کے مسئلہ پر سلامتی کونسل کا

اجلاس طلب کرنیکی باضابطہ درخواست

نیویارک ۲۰ جون ایشیائی افریقی گروپ کے تیرہ ممبر ملکوں نے الجزائر کے سوال پر سلامتی کونسل کا اجلاس طلب کرنے کے لئے باضابطہ درخواست دے دی ہے۔ ان میں افغانستان۔ مصر۔ انڈونیشیا۔ ایران۔ عراق۔ اردن۔ لبنان۔ لیبیا۔ پاکستان۔ سعودی عرب۔ شام۔ تھائی لینڈ اور یمن شامل ہیں۔ سلامتی کونسل کے صدر ڈاکٹر رونالڈ واکر (آسٹریلیا) اجلاس کی تاریخ مقرر کرنے سے پہلے کونسل کے دوسرے ممبروں سے مشورہ کریں گے۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۰ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت آج نسبتاً بہتر ہے۔ مگر انتڑیوں میں سوزش کا سلسلہ کم و بیش چل رہا ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

لاہور (بذریعہ ڈاک) ناظم صاحب دفتر جماعت احمدیہ لاہور مطلع فرماتے ہیں کہ محترم ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب کا چند ایک روز بعد بڑا اپریشن ہوگا۔ عام طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ البتہ کسی کسی وقت کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ محترم ڈاکٹر صاحب کا پتہ حسب ذیل ہے۔

گوجرانوالہ سرجیکل وارڈ
بستر نمبر ۱۱ میو ہسپتال لاہور

ربوہ کا موسم

ربوہ ۲۰ جون۔ کل شام یہاں آندھی آنے کے بعد سے مطلع ابر آلود تھا آج صبح ہلکی بارش ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے موسم خوشگوار ہو گیا ہے۔ مطلع تا حال ابر آلود ہے۔

صاحبزادی امۃ الباسط بیگم سلمہا کی صحت کے متعلق اطلاع اور دعا کی تحریک

لنڈن سے مکرم سید داؤد احمد صاحب سلمہ اللہ نے تار کے ذریعہ اطلاع دی ہے کہ صاحبزادی امۃ الباسط سلمہا ابھی تک ہسپتال میں ہیں۔ حالت کسی قدر بہتر ہے۔ ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ چند دن زیر معائنہ رکھ کر تشخیص کے متعلق آخری فیصلہ کرینگے۔ احباب صاحبزادی صاحبہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور الحاح سے دعائیں کریں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا — اسسٹنٹ ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ر جون ۵۶ء

کردار

ذیل میں ہم عیسائیوں کے اخبار المائدہ لاہور مورخہ ۱۵ ۶/۵۶ سے ایک مضمون بجنسہٖ نقل کرتے ہیں:۔

"جب سے پاکستان بنا ہے۔ چرچ ورلڈ سروس امریکہ کی جانب سے اس مشرقی ملک کے لوگوں کو کپڑے۔ دودھ۔ پنیر سویابین اور مِلک پوڈر کی اس قدر مفت امداد مل رہی ہے۔ کہ اتنی اس سے پہلے کبھی پوری صدی میں بھی نہ ملی تھی۔ خواہ اس کی وجہ کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ پاکستان کے لوگوں کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اہل امریکہ کے شکر گذار ہوں۔.........

فطرت انسانی کا خاصہ یہ ہے۔ کہ انسان ہر بھلی شے کو بری بنا لیتا ہے۔ جن ویسیوں کے امریکی امداد کی تقسیم کی خدمت سپرد ہوئی۔ ان میں سے بعض نے اپنے خاندانوں اور تمام نزدیکی رشتہ داروں کے لیے کئی کئی سال کا سامان جمع کر لیا ہے۔ بعض نے اس لیے مستحق لوگوں کو وہ سامان نہ دیا۔ کہ وہ ان کی پارٹی کے نہ تھے۔ اس کے مقابل غیر مستحق آسودہ حال لوگوں کے گھر اس لیے بھر دیے۔ کہ وہ ان کی پارٹی کے تھے۔ بعض نے بازار میں اس مال کو فروخت کر کے رقم فروخت اپنی جیب میں ڈال لی۔ پادری سٹونز صاحب جو مغربی پاکستان کے لیے اس محکمہ کے مختار اعلیٰ ہیں یہ کہتے ہیں کہ میں تو ہر مشن یا کلیسیا کے سردار کو اس مشن یا کلیسیا کے تمام علاقہ کے سب لوگوں کا حصہ دے دیتا ہوں۔ اس کے بعد میرا واسطہ نہیں رہتا۔ پھر جب اس کلیسیا کے اس سردار سے اس کے کسی ماتحت کی شکایت کریں۔ تو وہ اپنی پارٹی کے ارکان کی جس کا نام انہوں نے کمیٹی رکھا ہے۔ میٹنگ کر کے یہ فیصلہ صادر کرتے ہیں۔ کہ شکایت غلط ہے۔ اس سب کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ناجائز استعمال اور فروخت کرنے والے دلیر اور نڈر ہو کر یہ غلط کاری جاری رکھ رہے ہیں۔ اس میں مطلق شک نہیں۔ کہ بعض مختار اس قدر دیانتدار ہیں۔ کہ وہ صرف مستحق اور نادار لوگوں ہی کو ریلیف کا مال تقسیم کرتے ہیں۔ اور خود کچھ بھی نہیں لیتے۔ اس نوٹ میں ہم ان کا ذکر نہیں کر رہے۔ اس غلط کار گروہ نے عوام کو اس قدر بدظن اور بیزار کر دیا ہے۔ کہ وہ ہر ایک پر بے اعتباری کرنے لگے ہیں۔ خود پادری صاحبان نے بھی ہمیں بارہا یہ کہا ہے۔ کہ ریلیف نے ہمیں بدنام کر دیا ہے۔ نیز جو مسلم دکاندار اور عوام یہ مال خریدتے ہیں۔ ان کے دلوں سے بھی وہ بھرم اٹھ گیا ہے۔ جو اب تک موجود تھا۔ کہ مسیحیوں کا اخلاق مسلمانوں سے اچھا ہے۔ ہمارے قبضہ میں مسلمانوں کی ایسی تحریریں بھی ہیں۔ جنہوں نے یہ بیان دیا ہے۔ کہ ہم یہ مال خریدتے رہے ہیں۔ اور اگر ہمیں یہ معلوم ہوتا۔ کہ یہ مال امریکہ والوں نے صرف سیلاب زدوں اور غریبوں کے لیے مفت دینے کو بھیجا ہے۔ تو ہم اسے کبھی نہ خریدتے۔ بعض جگہ یہ مال عین فروخت کرتے وقت پکڑا گیا ہے۔ بعض امیر جو زمین پر قدم نہیں رکھتے۔ موٹروں پر ادھر ادھر جاتے اور بنکوں میں جن کے لاکھوں روپے جمع ہیں۔ ہم نے ان کے گھروں میں بھی ریلیف کا مال بکثرت موجود اور استعمال ہوتا دیکھا ہے۔ بعض لوگ اسے بطور رشوت استعمال کر رہے ہیں۔ غرض گذرے ڈیڑھ سو سال میں خدا کے نیک بندوں یعنی انگریز اور امریکن مشنریوں نے مسیحی اخلاق کی برتری کا جو سکہ اس ملک کے یگانوں اور بیگانوں کے دلوں اور دماغوں پر مرتسم کیا تھا۔ وہ ان نو سالوں کے اندر بالکل محو ہو کر رہ گیا ہے۔ اور اگلے دنوں میں اچھا خاصا کلنک کا ٹیکہ بننے والا ہے"۔

(پندرہ روزہ المائدہ لاہور مورخہ ۱۵ر جون ۱۹۵۶ء)

جو کچھ المائدہ نے عیسائی لیڈروں کے متعلق کہا ہے۔ امریکی ریلیف کے تعلق میں لفظاً بلفظ خود مسلمان مقتدرین پر بھی عائد ہوتا ہے۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ ریلیف کا زیادہ سے زیادہ سامان اسی طرح خورد برد ہوا ہے۔ اس سے ہم اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ ہمارے بعض برسر آوردہ لوگوں کا کردار کتنا پست ہو چکا ہے۔ بجائے اس کے کہ ہم مصیبت زدگان کی خود مدد کریں۔ ہم نے اس سامان کو بھی خورد برد کرنے اور مصیبت زدگان کو اس سے محروم کرنے کے لیے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ جو دوسری قوم نے صرف غرباء کی مدد کے لئے ہمیں سونپا تھا۔ المائدہ نے اسی مضمون میں مسلمانوں کے غور کے لئے ایک اور نہایت عبرت ناک بات کہی ہے۔ جہاں مضمون نویس نے یہ کہا ہے کہ

"جو مسلمان دکاندار اور عوام یہ مال خریدتے ہیں۔ ان کے دلوں سے بھی وہ بھرم اٹھ گیا ہے۔ جو اب تک موجود تھا۔ کہ مسیحیوں کا اخلاق مسلمانوں سے اچھا ہے۔"

المائدہ نے یہ ایک ایسی بات کہی ہے کہ اگر یہ سچ ہے تو ہم مسلمانوں کا سر ندامت سے جھک جانا چاہیئے۔ ہم اپنے آپ کو اس انسان کی امت میں شمار کرتے ہیں۔ جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں انک لعلیٰ خلق عظیم فرمایا ہے۔ وہ انسان جس کے لئے کہا جاتا ہے کہ وہ

"غریبوں کا والی۔ یتیموں کا ملجا"

تھا۔ جو مہربانی اور رافت کا مجسمہ تھا۔ جو بیواؤں اور اپاہجوں کی بہ نفس نفیس خدمت کرتا تھا۔ جس نے عمر بھر اپنا مال غلاموں کے آزاد کرنے اور غرباء کی مدد کرنے میں صرف کر دیا۔ اور خود فاقے کیے۔ ہم ان صحابہ کرامؓ کے نام لیوا کہلاتے ہیں۔ جنہوں نے بیت المال میں اپنا حقِ خدمت بھی لوٹا دیا۔ کہ بیت المال غرباء کا حق ہے۔

آج ہماری یہ حالت ہو گئی ہے۔ کہ یہ عیسائی اخبار ہم پر اس طرح طعنہ زن ہے۔ کہ خود مسلمانوں کا عیسائیوں کے متعلق یہ بھرم جاتا رہا ہے۔ کہ مسلمانوں سے ان کا اخلاق اچھا ہوتا ہے۔ کاش کہ عیسائی اخبار کا یہ کچوکہ اب بھی ہمیں بیدار کر سکے۔ اور ہمارے رہنما عوام کے سامنے ایسی مثالیں قائم کر سکیں۔ کہ یہ دھبہ مٹ جائے۔ اور ہم مسلمان کم سے کم اتنا اخلاق تو پیدا کر لیں۔ کہ جتنا آج ملحد بے خدا مغربی اقوام اپنے معاملات میں دکھا رہی ہیں۔

ہمارے معاملات کس قدر گندے ہو چکے ہیں۔ یہ ہمیں ہر گھر ہر گلی، ہر بازار کے موڑ پر نظر آ رہا ہے۔ اگر ہم ملازم ہیں۔ تو ڈیوٹی کا سارا وقت گپیں ہانکنے میں گذار دیتے ہیں۔ مگر اپنا مفوضہ کام نہیں کرتے۔ پھر رشوت ستانی ہے۔ جو گویا ہماری گھٹی میں پڑ چکی ہے۔ بلیک مارکیٹ تو اتنی عام چیز بن گئی ہے۔ کہ اب آپ کو کوئی ضرورت کی چیز اصل قیمت پر دستیاب نہیں ہو سکتی۔ معمولی خوراک کی چیزیں ذخیرہ اندوزی کی نذر ہو رہی ہیں۔ یہ اس قوم کا حال ہے۔ جس کو ذخیرہ اندوزی سے بر ملا منع کیا گیا ہے۔ جس کو احتکار سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے۔

یہی نہیں کہ معمولی ضرورت کی اشیا ہمیں دوگنی تگنی قیمت پر ملتی ہیں۔ بلکہ کوئی چیز جس میں ملاوٹ ہو سکتی ہے۔ خالص نہیں مل سکتی۔ گھی۔ تیل۔ مرچیں۔ ہلدی۔ آٹا۔ مصالح الغرض تمام کی تمام خوردنی اشیاء میں ملاوٹ پائی جاتی ہے۔ ہمارا مقصد صرف روپیہ کمانا بن گیا ہے۔ خواہ وہ کتنی ہی گندگیوں میں سے گذرنے کے بعد ہم کو حاصل ہو۔ اور اس پر بھی ہم کہتے ہیں۔ کہ ہم اسلام کے شیدائی ہیں۔ اس پر بھی ہمیں ناز ہے۔ کہ پاکستان میں ہم نے اسلامی طرز زندگی ابھارنے والا دستور بنا لیا ہے۔

مولوی محمد سلیم صاحب کے لئے دعا کی تحریک

(از حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب مدظلہ العالی)

مولوی محمد سلیم صاحب فاضل جو ہندوستان میں سلسلہ کے ایک کامیاب مبلغ ہیں۔ اور اس سے قبل شام اور فلسطین میں تبلیغی خدمات بجا لا چکے ہیں۔ ان کے متعلق قادیان سے اطلاع ملی ہے۔ کہ وہ آج کل سخت بیمار ہیں۔ انہیں ذیابیطس کا عارضہ تو تھا ہی۔ لیکن کچھ عرصہ سے جسم میں شدید دردیں شروع ہو گئی ہیں۔ حتیٰ کہ وہ کروٹ تک نہیں لے سکتے۔ اور دن رات سخت بے چینی میں رہتے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ مولوی صاحب کی صحت کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد
۱۸ ۶/۵۶

قرنِ اول کے عیسائی مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت کے قائل نہیں تھے

مسیحِ ناصری کی فلسطین سے ہجرت کے متعلق انجیل کے —بعض واضح اشارے—

588

— قسط سوم —

۰۰۰۰۰ مسعود احمد ۰۰۰۰۰

ہر چند کہ حالات سے مجبور ہو کر مسیح علیہ السلام کے حواری اور دوسرے شاگرد ان کی صلیبی موت سے نجات اور ہندوستان کی طرف ہجرت کو چھپاتے رہے اور اگر آگے چل کر کسی قدر اطمینان حاصل ہونے پر انہوں نے بعض مسودات میں اس کا ذکر کیا بھی تو اسے بعد میں آنے والے مسیحیوں نے جو عقائد کے لحاظ سے سراسر غلط راہ پر گامزن ہو چکے تھے اس میں تحریف کر ڈالی۔ اس کے باوجود آج بھی اناجیل میں بعض اشارات ایسے ملتے ہیں۔ جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسیح علیہ السلام کی زندگی واقعۂ صلیب پر ہی ختم نہیں ہو جاتی بلکہ اس کا سلسلہ آگے بھی چلتا ہے۔ اور بعد کی زندگی واقعۂ صلیب سے پہلے کی زندگی کے مقابلہ میں اس قدر طویل ہے کہ زندگی کے پہلے حصہ کو بعد کے حصہ سے کوئی نسبت ہی نہیں دی جا سکتی۔ مثال کے طور پر انجیل یوحنا کے حسب ذیل فقرات خاص طور پر قابل غور ہیں۔

"اور بھی بہت سے کام ہیں
جو یسوع نے کئے اگر وہ جدا
جدا لکھے جاتے تو میں سمجھتا
ہوں کہ جو کتابیں لکھی جاتیں۔
ان کے لئے دنیا میں گنجائش نہ
ہوتی" (باب ۲۱ آیت ۲۵)

اگرچہ اس آیت کے آخری حصہ میں انتہائی مبالغہ سے کام لیا گیا ہے۔ اور اس بناء پر بعض محققین نے اسے درست تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے۔ تاہم انجیل کے عیسائی مفسرین کی وضاحت کے مطابق ہم تسلیم کئے لیتے ہیں کہ آخری حصے سے مراد یہ ہے کہ اگر ان کاموں کو جدا جدا لکھا جائے تو بے شمار کتابیں مرتب ہو سکتی ہیں۔ اس لحاظ سے جب ہم اس آیت پر غور کرتے ہیں تو اس میں واقعہ صلیب سے بعد کی زندگی اور اس کے کارناموں کی طرف واضح اشارہ نظر آتا ہے۔ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ ان فقرات سے یوحنا حواری کا مطلب کیا تھا حسب ذیل امور کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے:-

(۱) یہ فقرات یوحنا حواری نے اپنی انجیل کے اختتام پر لکھے ہیں۔

(۲) یوحنا حواری نے آسمان پر اٹھائے جانے کا قطعاً کوئی ذکر نہیں کیا ہے۔

(۳) انجیل میں درج شدہ کاموں اور معجزات کے علاوہ جو دوسرے کام مسیح علیہ السلام نے کئے وہ واقعہ صلیب کے بعد رونما ہونے والے ایک طویل زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسی لئے ان کی تعداد یا اہمیت اتنی زیادہ ہے کہ انہیں مفصل طور پر ضبط تحریر میں لانے سے کتابوں کے انبار لگ سکتے ہیں

اگر ان تین باتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے انجیل یوحنا کے مذکورہ بالا آخری فقرات پر غور کیا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ واقعہ صلیب تک کی زندگی کے حالات بیان کرنے اور آسمان کی طرف اٹھائے جانے کا کوئی ذکر نہ کرنے کے بعد یوحنا اس طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ یہ مت سمجھو کہ اس دنیا میں مسیح کی زندگی یہیں ختم ہو گئی بلکہ ان کی زندگی کا سلسلہ آگے بھی چلتا ہے۔ اور انہوں نے بعد میں ایسے ایسے کام سرانجام دیئے ہیں کہ ان کو ضبطِ تحریر میں لانا آسان نہیں ہے نیز یہ کہ واقعۂ صلیب سے قبل کی زندگی کے واقعات بیان کرنے کے لئے تو چند صفحات ہی درکار تھے۔ سو وہ لکھ دیئے گئے۔ لیکن بعد کی زندگی کے واقعات اور کاموں کو تفصیلی طور پر بیان کرنے کے لئے اس سے کہیں زیادہ صفحات کی ضرورت ہوگی۔ کیونکہ وہ واقعات نسبتاً بہت زیادہ طویل عرصہ پر پھیلے ہوئے ہیں:

اس میں شک بھی کیا ہے کہ مسیح علیہ السلام نے منصب نبوت پر فائز ہونے کے بعد فلسطین میں آباد یہودیوں کو آسمانی بادشاہت میں داخل ہونے کی جو دعوت دی اس کا زمانہ خود انجیل کی رو سے زیادہ سے زیادہ ساڑھے تین سال بنتا ہے۔ اس عرصہ میں انہوں نے بنی اسرائیل کے صرف دو قبیلوں تک پیغام حق پہنچانے کی کوشش کی۔ حالانکہ وہ متی ۱۵/۲۴ [1] کے مطابق خاص طور پر اسرائیل کے دس گم شدہ قبائل کی طرف بھیجے گئے تھے۔ اور ان کے ذمہ ان قبائل کو ڈھونڈنا اور ان کو راہ راست پر لانا تھا اس طرح فلسطین میں انہوں نے جو کام کیا وہ ان کے اصل کام کا عشر عشیر بھی نہیں بنتا اس کے بالمقابل انہوں نے بعد کی زندگی میں جو کام سرانجام دیا وہ بہت عظیم الشان تھا۔ انہوں نے فلسطین سے ہجرت اختیار کی اور ایران اور افغانستان ہوتے ہوئے ہندوستان پہونچے اور اس تمام علاقے میں بنی اسرائیل کے دس گم شدہ قبائل کو تلاش کر کے ان تک خدا کا پیغام پہونچایا۔ اور اس طرح اپنے مشن کی تکمیل کرنے کے بعد ۱۲۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔ فلسطین کی زندگی کے بالمقابل اس تمام کام کے متعلق اگر یہ کہا جائے کہ اسے ضبط تحریر میں لانے کے لئے بے شمار کتابوں کی ضرورت ہے تو یہ عین قرین قیاس ہے

انجیل یوحنا کے ان آخری فقرات سے بائبل کے اکثر عیسائی مفسرین نے یہ مراد لی ہے کہ مسیح علیہ السلام دوبارہ زندہ ہونے کے بعد حواریوں پر مختلف اوقات میں ظاہر ہو کر اس سے کہیں زیادہ معجزات دکھاتے تھے جتنے کہ اناجیل میں مذکور ہیں۔ یوحنا نے ان فقرات میں ان معجزات کی طرف اشارہ کیا ہے جو بیان نہیں کئے جا سکے۔ اول تو یہ بات ہی قرین قیاس نہیں ہے کہ واقعہ صلیب تک کی زندگی کے معجزات تو چند صفحوں میں بیان ہو جائیں اور واقعہ صلیب کے بعد حواریوں پر وقتاً فوقتاً ظاہر ہو کر مسیح علیہ السلام اتنے معجزات دکھا ڈالیں کہ انہیں ضبط تحریر میں لانے کے لئے اتنی کتابوں کی ضرورت ہو کہ جن کو شمار بھی نہ کیا جا سکے۔ انجیل کے بیان کی رو سے مسیح علیہ السلام حواریوں پر صرف دس یا گیارہ مرتبہ ظاہر ہوئے تھے دس یا گیارہ مرتبہ کی مختصر سی ملاقاتوں میں وہ اتنے

[1] "میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا کسی کی طرف نہیں بھیجا گیا" (متی ۱۵/۲۴)

۰۰۰۰۰۰ لا رہے ہیں

خدا کے نام کو پھیلا رہے ہیں
زمین و آسماں پر چھا رہے ہیں
حیاتِ جاوداں کے آبگینے
درِ پیرِ مغاں سے لا رہے ہیں
یہ منزل کونسی منزل ہے یا رب
ملائک آ رہے ہیں جا رہے ہیں
وہی مے ہے وہی ہے دستِ ساقی
نہ جانے آپ کیوں گھبرا رہے ہیں
یہی ہے انتہائے عشق شاید
خود اپنے آپ کو جھٹلا رہے ہیں
غمِ جاناں منشرِ عام کر کے
غمِ دوراں مٹائے جا رہے ہیں

معجزے کس طرح دکھا سکتے تھے۔ کہ ان معجزوں کی تعداد واقعہ صلیب سے قبل کے تمام معجزات سے بھی بڑھ جاتی۔ یقیناً اس میں واقعہ صلیب سے بعد کی طویل زندگی کی طرف اشارہ ہے۔ کہ جس میں مسیح علیہ السلام نے دس گمشدہ قبائل کو تلاش کیا۔ اور پھر انہیں آسمانی بادشاہت میں داخل کر کے اپنے مشن کو تکمیل تک پہنچایا۔ یوحنا نے اس زندگی کی طرف صرف اشارہ کرنے پر ہی کیوں اکتفا کیا۔ اس کی وجہ اوپر گذر چکی ہے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ عمداً اس کو مخفی رکھنا چاہتے ہوں۔

دوسرے یہ امر بھی قابل غور ہے۔ کہ مسیح علیہ السلام نے واقعہ صلیب کے بعد ظاہر ہو کر جو معجزات دکھائے تھے، اور جن کو انجیل یوحنا میں پورے طور پر درج نہیں کیا جا سکا۔ ان کا یوحنا نے ایک علیحدہ آیت میں ذکر کیا ہے۔ اور لکھا ہے:

"اور یسوع نے اور بہت سے معجزے شاگردوں کے سامنے دکھائے۔ جو اس کتاب میں لکھے نہیں گئے۔" (باب ۲۰ آیت ۳۰)

اس آیت سے ہرگز یہ ظاہر نہیں ہوتا۔ کہ مسیح علیہ السلام نے واقعہ صلیب کے بعد ظاہر ہونے کے دوران میں جو معجزات دکھائے تھے۔ وہ اس قدر زیادہ تھے۔ کہ جن کو ضبطِ تحریر میں لانا محال ہو۔ برخلاف اس کے اس آیت سے تو ظاہر یہ ہوتا ہے۔ کہ معجزات تو اور بھی تھے۔ لیکن وہ اتنے اہم نہ تھے۔ کہ ان کو بھی بیان کیا جاتا۔ اس لئے وہ چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ اس کے بالمقابل انجیل یوحنا کے آخری فقرات (۲۱/۲۵) سے جن کو ہم اوپر نقل کر چکے ہیں۔ یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان میں چند ایک معجزات کا نہیں بلکہ بعض نہایت اہم کاموں کا ذکر ہے۔ جو مسیح علیہ السلام نے سرانجام دیئے۔ اور وہ اس قدر اہم ہیں۔ اور اس قدر وسعت رکھتے ہیں۔ کہ ان کو ایک چھوٹی سی کتاب میں لکھنا ممکن نہیں ہے۔

پھر انجیل یوحنا کی آیت ۲۰/۳۰ میں جن معجزات کو چھوڑ دینے کا ذکر ہے۔ بعض محققین کے نزدیک ان کا ذکر اس زمانے کی بعض دوسری اناجیل میں آ گیا تھا۔ اسی لئے یوحنا نے اپنی انجیل میں ان کا ذکر نہیں کیا۔ چنانچہ مسٹر ایف۔ گوجیٹ ڈی ڈی F. Godget اپنی کتاب The Authorship of The fourth Gospel مطبوعہ ۱۸۸۸ء میں اس آیت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"یوحنا کو مسیح کی زندگی کے متعلق جو کچھ معلوم تھا وہ سب کا سب بیان نہیں کرنا چاہتا تھا۔ مسیح نے اپنے شاگردوں کی موجودگی میں بعض اور معجزات بھی دکھائے تھے۔ ان کے متعلق یوحنا نے اپنی انجیل میں لکھا ہے۔ کہ "جو اس کتاب میں درج نہیں ہیں"۔ (اظہار خیال کا یہ انداز (جس میں "کتاب" کے لفظ سے پہلے "اس" کا لفظ خاص طور پر استعمال کیا گیا ہے) بالخصوص یونانی زبان کے محاورے کی رو سے ہمیں یہ ماننے پر مجبور کرتا ہے۔ کہ یہ باقی بعض دوسری کتابوں میں مذکور ہیں۔ ورنہ اس انجیل کا مصنف ان کے بارے میں خاموشی کیسے اختیار کر سکتا تھا۔ اور پھر اس نے اپنے مافی الضمیر کو ادا کرنے میں "اس کتاب" کے الفاظ کیوں استعمال کئے؟" (صفحہ ۲۲۳ جلد ۲)

غور کا مقام ہے۔ کہ جب مسیح کے وہ معجزات جو انہوں نے واقعہ صلیب کے معاً بعد اپنے شاگردوں کو دکھائے۔ انجیل یوحنا کے علاوہ دوسری انجیلوں اور کتابوں میں بیان ہو چکے تھے۔ ان کے متعلق یوحنا حواری باب ۲۱ کی آیت ۲۵ میں یہ کیسے کہہ سکتے تھے۔ کہ مسیح نے جو اور معجزات دکھائے۔ ان کی تعداد اس قدر زیادہ ہے۔ کہ ان کو اگر بیان کیا جاتا۔ تو شاید اتنی کتابیں تیار ہو جاتیں۔ کہ جو دنیا میں سما بھی نہ سکتیں۔ ظاہر ہے۔ یوحنا حواری اپنی انجیل کے آخری فقرات میں یہ کہہ کر کہ "اور بھی بہت سے کام ہیں۔ جو یسوع نے کئے۔ اور اگر وہ جدا جدا لکھے جاتے۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ جو کتابیں لکھی جاتیں ان کے لئے دنیا میں گنجائش نہ ہوتی"۔ مسیح کی واقعہ صلیب سے قبل کی نہیں بلکہ بعد کی ایک ایسی زندگی کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ جو فلسطین کے علاوہ انہوں نے کسی اور علاقے میں گذاری۔ اور جو اہل فلسطین کی نگاہوں سے پوشیدہ تھی۔ اور جس کا تفصیلی حال صرف یوحنا کی انجیل میں ہی نہیں بلکہ کسی اور کتاب میں بھی اس وقت تک نہ آیا تھا۔ ہاں اگر یوحنا مسیح علیہ السلام کو آسمان پر پہنچا کر زمین پر ان کی زندگی کے سلسلہ کو منقطع کر دیتے۔ تو پھر یہ سمجھا جا سکتا تھا۔ کہ انہوں نے صلیب سے پہلے کی زندگی کی طرف ہی اشارہ کیا ہے۔ وہ اس قسم کا کوئی ذکر نہیں کرتے۔ بلکہ ان کی زندگی کے سلسلہ کو جاری رکھتے ہیں۔ اور پھر کہتے ہیں کہ انہوں نے اور بہت سے کام بھی کئے۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ حواریوں پر ظاہر ہونے کے بعد کی زندگی میں انہوں نے یہ کام سرانجام دئے اور جنہیں بیان کرنا قرینِ مصلحت نہیں تھا۔

یوحنا حواری کے اس واضح اشارے کے علاوہ بھی موجودہ اناجیل میں بعض ایسی آیات ملتی ہیں۔ جن میں حضرت مسیح علیہ السلام کے کسی اور علاقے میں ہجرت کر جانے کا اشارہ پایا جاتا ہے۔ چونکہ مسیح علیہ السلام متی ۱۵/۲۴ کے تحت بنی اسرائیل میں سے بھی بالخصوص ان دس قبائل کی طرف مبعوث کئے گئے تھے۔ جو صدیوں سے لاپتہ تھے۔ اس لئے آپ کے واسطے ان کی تلاش میں فلسطین سے ہجرت کرنا لازمی تھا۔ اور آپ کو اس کا شروع سے ہی علم تھا۔ کہ وقت آنے پر آپ کو بہرحال ہجرت کرنا پڑے گی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جب آپ نے یہودیوں کو تبلیغ شروع کی۔ اور انہوں نے آپ کی تکذیب کرتے ہوئے سخر و استہزاء سے کام لیا۔ تو آپ نے مختلف اوقات میں ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

(۱) "نبی اپنے گھر اور اپنے وطن کے سوا کہیں بے عزت نہیں ہوتا۔" (متی ۱۳/۵۷)

(۲) "میری اور بھی بھیڑیں ہیں۔ جو اس بھیڑ خانہ کی نہیں۔ مجھے ان کو بھی لانا ضرور ہے۔ اور وہ میری آواز سنیں گی۔ پھر ایک ہی گلہ اور ایک ہی چرواہا ہوگا۔" (یوحنا ۱۰/۱۶)

(۳) "میں جاتا ہوں۔ اور تم مجھے ڈھونڈو گے اور اپنے گناہ میں مرو گے۔ جہاں میں جاتا ہوں تم نہیں آ سکتے۔" (یوحنا ۸/۲۱)

مذکورہ بالا تینوں آیات یعنی متی ۱۳/۵۷ یوحنا ۱۰/۱۶ اور ۸/۲۱ پر یکجائی نظر ڈالنے سے صاف عیاں ہو جاتا ہے۔ کہ تینوں آیتیں ایک ہی سلسلہ کلام کی مختلف کڑیاں ہیں۔ اور ان میں ایک ہی بات کو اول اشارے پھر تمثیل اور بالآخر صاف اور واضح الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

پہلی آیت میں حضرت مسیح علیہ السلام نے اشارۃً یہ بیان کیا ہے۔ کہ بے شک فلسطین میں آباد یہودی میری دعوت کو جھٹلا رہے ہیں اور مجھے ہر طرح سے ذلیل کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ لیکن خدا مجھے فلسطین کے باہر دوسرے علاقوں میں عزت عطا کرے گا۔ اور لوگ مجھے سر آنکھوں پر بٹھائیں گے۔ دوسری آیت میں جناب مسیح علیہ السلام نے دس گمشدہ قبائل کو بھیڑوں سے اور کشمیر کو "دوسرے بھیڑ خانہ" سے تشبیہہ دے کر اپنی متوقع ہجرت کی غرض و غایت بیان کی ہے۔ اور بتایا ہے کہ بنی اسرائیل کے دس گمشدہ قبائل کو تلاش کرنا اور ان تک خدا کا پیغام پہنچانا میرے لئے ازبس ضروری ہے۔ کیونکہ "میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا کسی کی طرف نہیں بھیجا گیا"۔ تیسری آیت میں آپ نے اشارات اور تمثیلوں کو بالائے طاق رکھ کر صاف الفاظ میں یہودیوں کو خبردار کیا ہے۔ کہ دیکھو اب میں تمہیں چھوڑ کر اپنی ان بھیڑوں کی طرف جاتا ہوں۔ جو اس بھیڑ خانہ کے سوا دوسرے بھیڑ خانہ کی ہیں۔ میرے جانے کے بعد تم مجھے ڈھونڈو گے۔ اور مجھے پکڑنا چاہو گے۔ لیکن تم ہرگز اس جگہ نہ پہنچ سکو گے۔ وہاں خدا تعالیٰ مجھے تمہارے شر سے محفوظ رکھے گا۔ اور مجھے اپنے وطن کی طرح وہاں موردِ الزام نہ بننا پڑے گا۔

فلسطین سے ہجرت کے متعلق مذکورہ بالا آیات کو پڑھنے اور ان کے تسلسل پر غور کرنے کے بعد جب ہم انجیل یوحنا کے اس آخری فقرے کو پڑھتے ہیں۔ کہ "اور بھی بہت سے کام ہیں جو مسیح نے کئے"۔ تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے۔ کہ اس سے یوحنا کی مراد ان بھیڑوں کی تلاش سے ہے۔ جو میں تو مسیح کی اپنی بھیڑیں۔ لیکن وہ فلسطین کے علاوہ کسی اور "بھیڑ خانہ" میں ہیں۔ اس میں شک بھی کیا ہے۔ کہ مسیح نے فی الواقعہ بنی اسرائیل کے دس گمشدہ قبائل کی تلاش میں وطن کو خیرباد کہہ کر بہت بڑا کام سرانجام دیا۔ اور اگر وہ یہ اہم کام سرانجام نہ دیتے تو یقیناً وہ اپنے مشن کو پورا کرنے والے ثابت نہ ہوتے۔

الغرض خود عیسائی محققین کے حوالہ جات اور انجیل کی متعدد آیات کی روشنی میں ہم نے جن امور پر روشنی ڈالی ہے۔ ان سے یہ امر اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے۔ کہ قرن اول کے عیسائی اور ان کی اتباع میں بعد کے آزاد خیال مسیحی بھی حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات کے قائل تھے اور اس بات پر ایمان رکھتے تھے۔ کہ وہ صلیب سے زندہ اترنے کے بعد کسی اور علاقے کی طرف ہجرت کر گئے ہیں۔ تیسری اور چوتھی صدی عیسوی میں جبکہ پولوسی عقائد پوری طرح لوگوں کے ذہنوں میں راسخ ہو چکے تھے۔ قدیم عیسائی لٹریچر میں سے ایسی تمام کتابیں یا تو تلف کر دی گئیں۔ یا ان میں تحریف کر دی گئی۔ کہ جن سے مسیح علیہ السلام کا صلیب سے زندہ اترنا اور پھر فلسطین سے ہجرت کر جانا ثابت ہوتا تھا۔ اسی لئے قدیم عیسائی لٹریچر میں مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات اور ان کی ہجرت کا تفصیلی ذکر نہیں ملتا۔ البتہ لٹریچر کے وسیع اتلاف اور اس میں جابجا تحریف کے باوجود بعض اشارے ایسے ضرور ملتے ہیں۔ کہ جن سے مسیح علیہ السلام کے زندہ بچ رہنے اور فلسطین سے ہجرت کر جانے کے حق میں استنباط کیا جا سکتا ہے۔ اور اسی بنا پر بعض عیسائی محققین اس نتیجے پر پہنچے ہیں۔ کہ قرن اول کے عیسائیوں میں مسیح علیہ السلام کے زندہ بچ رہنے اور ہجرت کر جانے کا عقیدہ عام تھا۔ ان حالات میں آج کسی کا یہ کہنا کہ چونکہ عیسائیت کے قدیم لٹریچر میں واقعہ صلیب کے بعد مسیح کی ہجرت کا کوئی ذکر موجود نہیں ہے۔ اس لئے یہ نظریہ ناقابل قبول ہے۔ اپنے اندر کوئی وزن نہیں رکھتا۔

محترم حاجی احمد جی رضی اللہ عنہ

از محترم قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ پشاور ڈویژن

حضرت حاجی احمد جی رضی اللہ عنہ قریہ دواتہ تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ کے باشندے تھے۔ اور گوجر قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ بڑے مخلص متقی اور مہمان نواز اور تہجد گزار تھے۔ آپ نے ۱۹۰۱ء کے قریب احمدیت قبول کی اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شامل ہونے کا شرف حاصل کیا۔ جب مارچ ۱۹۱۴ء میں جماعت احمدیہ میں اختلاف واقع ہوا اور مولوی محمد یامین صاحب دواتوی ردوران کے ساتھی فتنہ اختلاف کا شکار ہوئے تو آپ نے فوراً اپنے مکان کی چھت پر ایک مختصر سی مسجد تعمیر کرائی۔ جہاں مبائعین نماز جمعہ ادا کرتے اور جہاں باہر سے آمدہ احباب قیام کرتے۔ کچھ عرصہ ہوگیا ہے کہ آپ فوت ہو گئے ہیں۔ میاں رحمت اللہ صاحب اور میاں عبد اللطیف صاحب دو فرزند یادگار رہ گئے۔ چند ماہ ہوئے ہیں کہ میاں عبد اللطیف صاحب بھی فوت ہو گئے۔

قریباً اندازاً تیس سال کا واقعہ ہے۔ کہ خاکسار مخدوم کرامت اللہ خان صاحب احمدی ساکن پیر بھائی ضلع پشاور اور مکرم نور الٰہی صاحب احمدی منشی جوڈیشل کورٹ پشاور عصر کے وقت ایبٹ آباد سے دواتہ گئے۔ بذریعہ موٹر دسویں میل پر مانسہرہ کی سڑک پر اترے اور شام کے بعد پیادہ قریہ دواتہ کو روانہ ہوئے۔ جو وہاں سے شاید دو یا اڑھائی میل ہے۔ راستہ میں نشیب و فراز ہے کہیں پہاڑی نالے کہیں کھنڈر۔ کہیں اترائی کہیں چڑھائی راستہ سے بھی چنداں واقفیت نہ تھی۔ مدت کے بعد دواتہ جا رہے تھے۔ بالآخر بعد مشکل رات کے قریباً ۱۰ بجے وضو دیر بعد دواتہ پہنچے اور حضرت حاجی صاحب کی مسجد یا مہمانخانہ میں جا داخل ہوئے۔

اتفاق کی بات تھی اس وقت کو حضرت حاجی صاحب کے گھر کوئی اور فرد موجود نہ تھا اور خود حضرت حاجی صاحب مرض نمونیہ سے سخت تکلیف میں مبتلا تھے۔ اور قریباً ۱۰۲ درجہ بخار تھا۔ گھر میں اطلاع کی گئی کہ تین مہمان مسجد میں آئے ہوئے ہیں۔ اور گھر میں کوئی مرد موجود نہیں اور خود حضرت حاجی صاحب بیمار ہیں۔ اور بستر پر ہیں۔ مگر کوئی اگر دیا جائے تو وضو کے واسطے پانی لا کر دے۔ بالآخر غالباً تیمم سے نماز ادا کی گئی۔ گھنٹہ یا ڈیڑھ گھنٹہ کے وقفہ کے بعد معلوم ہوا کہ حضرت حاجی صاحب نے گھر میں حکم دیا تھا۔ اور وہاں سے بزغالہ ذبح کیا گیا اور پکایا گیا اور پراٹھے اور حلوہ تیار کرایا۔ خود کچھ سامان ہاتھوں میں تھامے ہوئے۔ اسی سخت تکلیف میں اٹھ کر کھانا لائے اور پانی لائے اور لحاف استراحت بستر وغیرہ لائے۔ عمر قریباً ستر سال نمونیہ کا بیمار اور بحالت بخار حضرت ابراہیم کی سنت پر عامل۔ حضرت حاجی صاحب پیر ہمت کا یہ خلق اور یہ مخلصانہ نمونہ بار بار آنکھوں کے سامنے آتا ہے اس اخلاق حسنہ کے مجسمہ کے واسطے دل سے دعا نکلتی ہے۔ یہ تھے وہ مبارک لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے شاگردی میں دئے تھے۔

میں نے یہ واقعہ صرف اس وجہ سے تحریر کیا کہ ہمارے اخلاف کے سامنے ہمارے اسلاف کا اسوۂ حسنہ لغرض عبرت موجود ہو۔ اور مہمان نوازی اور جوانمردی کی صفات کا نیک مظاہرہ کرتے رہیں۔ خدا تعالیٰ حاجی صاحب کی مغفرت کرے اور درجات بلند نصیب کرے۔

قریہ بالاکوٹ جو درہ کاغان کے دہانہ پر واقع ہے۔ محترم محمد خلیل خان صاحب احمدی تھے وہ غالباً حضرت خلیفہ اول کے زمانہ میں احمدیت کی طرف متوجہ ہوئے اور شاید بیعت احمدیت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے زمانہ میں کی تھی۔ آپ جب تک زندہ رہے آپ کا مکان جماعت احمدیہ کا مرکز رہا ہے۔ وہ اور ان کی زوجہ محترمہ دونوں بڑے مہمان نواز تھے۔ جو مہمان باہر سے آتا خواہ مرکز سے ہو یا کسی اور مقام سے ہو۔ کھانا چائے اور لوازمات بڑے اخلاص سے پیش کرتے اور خندہ پیشانی سے پیش آتے اور بستر اور چارپائیاں تیار رکھتے تھے۔ بعض اوقات تین تین چار چار مہمان ہوتے اور کئی دن قیام کرتے وہ نماز روزہ اور مہمان نوازی میں راحت محسوس کرتے۔ . . . . . .

. . . . پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد وہ فوت ہوئے۔ اور دو سال ہوتے ہیں کہ ان کی زوجہ محترمہ بھی فوت ہو گئیں۔ ان کی وفات کے بعد ان کی زوجہ محترمہ نے مہمان نوازی کو بدستور قائم رکھا۔ آپ کے یادگار غلام سرور خان۔ غلام ربانی خان اور خواتین ہیں۔ اولاد میں بھی والد کی خوبیاں موجود ہیں بالاکوٹ کی جماعت کے روح رواں محمد خلیل خان تھے۔ کاش ان کے صاحبزادگان ان کی یادگار بر سڑک کاغان بالاکوٹ میں مسجد احمدیہ تعمیر کر کے انکو دائمی ثواب پہنچنے کا جلد انتظام کریں۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ

اذکروا موتٰکم بالخیر

میرے دل میں بار بار یہ تحریک ہوئی کہ ان محترموں کے مخصوص اوصاف کا ذکر آئندہ نسل کے امتحان اور تقلید کے واسطے ذکر کر دوں۔

اے ہمارے رحیم و کریم خدا ان فوت شدگان کی حالت پر رحم فرما۔ اور اپنی مغفرت اور قرب سے نواز۔

آمین

حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں خطوط لکھنے والے احباب کے لئے ضروری ہدایات

"احباب کو اخبار الفضل کے مطالعہ سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت ابھی ایسی نہیں ہے کہ حضور لمبی لمبی چٹھیوں کو پڑھ سکیں۔ اس کی وجہ سے حضور کو بہت کوفت ہوتی ہے لہٰذا احباب کو چاہیئے کہ اپنے مفہوم کو نہایت مختصر الفاظ میں۔ صاف خط میں شوخ سیاہی کے ساتھ تحریر فرمایا کریں۔ اور غیر ضروری تمہید سے اجتناب کریں۔ اور صرف اہم اور ضروری امور کے متعلق ہی مختصر طور پر مشورہ کی درخواست کیا کریں۔

اسی طرح جن امور کا تعلق صدر انجمن احمدیہ یا تحریک جدید سے ہو۔ ان کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو تکلیف نہ دیا کریں۔ بلکہ ان اداروں کو براہ راست لکھا کریں براہ راست ان اداروں کے صیغہ جات کو لکھنے سے احباب اپنے مقصد کو جلدی حاصل کر سکیں گے۔ اور کسی صیغہ کی طرف سے غفلت کی صورت میں ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ اور وکیل اعلیٰ صاحب تحریک جدید کو توجہ دلانی مناسب ہو گی۔

قادیان کے کارکنان بھی اس ہدایت کو مد نظر رکھیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ)

تیسری سہ ماہی کا نصاب اور قائدین خدام الاحمدیہ

یکم جون ۱۹۵۶ء تا ۳۱ اگست ۱۹۵۶ء

تیسری سہ ماہی کے لئے تحقیقاتی عدالت میں دس سوالات کے جوابات از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مقرر کئے جاتے ہیں حسب سابق قائدین اپنے طور پر اس نصاب کا امتحان لیں۔ اور نتائج سے مرکز کو مطلع کریں۔

یہ امر بہت ہی افسوسناک ہے کہ گذشتہ سہ ماہی کے مقرر کردہ نصاب کے امتحان کی رپورٹ کسی مجلس کی طرف سے موصول نہیں ہوئی (قائدین خدام الاحمدیہ) اس طرف توجہ فرماویں۔ اور زیادہ سے زیادہ خدام کو اس کتاب کے امتحان میں شامل کریں۔ امتحان لینے کے بعد نتائج مرکز میں بھجوادیں۔

(منتظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

منظوری عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

یہ منظوری تا اپریل سنہ ۱۹۵۹ء رہوگی۔ احباب نوٹ فرمائیں!

	نام	عہدہ	جماعت
۱	چوہدری شاہ محمد صاحب	پریذیڈنٹ	جماعت احمدیہ مراد ضلع گجرات
۲	چوہدری علی محمد صاحب	سیکرٹری مال	״
۳	چوہدری احمد علی صاحب عرف متعلی خانصاحب	امین	״
۴	میاں رحیم بخش صاحب	سیکرٹری تعلیم	״
۵	چوہدری رحمت خانصاحب	سیکرٹری امور عامہ	״
۶	چوہدری علی محمد صاحب	سیکرٹری ارشاد و اصلاح	״

	نام	عہدہ	جماعت
۱	سید محمد حسین صاحب	پریذیڈنٹ	جماعت احمدیہ کشووالہ جلہ اراعیں ضلع ملتان
۲	محمد اسمٰعیل صاحب	سیکرٹری مال	״

	نام	عہدہ	جماعت
۱	میاں غلام حیدر صاحب	پریذیڈنٹ	جماعت احمدیہ سوک کلاں ضلع گجرات
۲	محمد بشیر صاحب	سیکرٹری مال	״
۳	چوہدری عبدالرشید صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	״

	نام	عہدہ	جماعت
۱	منشی بشیر احمد صاحب موصی	صدر و سیکرٹری مال	جماعت احمدیہ چک ۹۶ ص ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور
۲	چوہدری سعید احمد صاحب	سیکرٹری امور عامہ و خارجہ	״
۳	قاضی عبدالکریم صاحب	سیکرٹری تعلیم	״
۴	چوہدری مہرالدین صاحب	سیکرٹری زراعت	״
۵	ڈاکٹر عبدالکریم صاحب	آڈیٹر	״

	نام	عہدہ	جماعت
۱	محمد علی صاحب	پریذیڈنٹ	جماعت احمدیہ کمالیہ ضلع لائلپور

	نام	عہدہ	جماعت
۱	بابو غلام رسول صاحب	پریذیڈنٹ و امین	جماعت احمدیہ مرڑہ بلوچاں ضلع شیخوپورہ

	نام	عہدہ	جماعت
۱	نصیر احمد خانصاحب	صدر	جماعت احمدیہ خانپور ریاست بہاولپور
۲	خان محمد ابراہیم خانصاحب	نائب صدر	״
۳	ملک عبدالرحیم صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	״
۴	محمد افضل صاحب	سیکرٹری مال	״

	نام	عہدہ	جماعت
۱	چوہدری اللہ دتہ صاحب پنشنر جمعدار	پریذیڈنٹ و امین	جماعت احمدیہ چاہ گھنے والا موضع شیخپور کہنہ ضلع ملتان
۲	شیخ غلام چشتی صاحب	سیکرٹری مال و محاسب	رکھ برلے کلوار ضلع ملتان
۳	میاں محمد دین صاحب	امام الصلوٰۃ	چک ۳ ڈاکخانہ ساہو۔ ضلع ملتان

	نام	عہدہ	جماعت
۱	مولوی عبدالرحیم صاحب	پریذیڈنٹ	جماعت احمدیہ گھسیٹ پورہ چک $\frac{69}{R.B}$ ضلع لائلپور
۲	چوہدری رحمت اللہ صاحب	سیکرٹری مال	״
۳	مولوی خدا بخش	سیکرٹری تعلیم و ضیافت	״
۴	محمد ملک صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	״
۵	ماسٹر محمد شفیع صاحب	سیکرٹری زراعت	״
۶	چوہدری صادق علی صاحب	سیکرٹری امور عامہ و خارجہ	״
۷	ماسٹر عبدالحمید صاحب	آڈیٹر	״

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

اعلان

رسید بک ۳۸۶۵ — صدر انجمن احمدیہ جماعت چک ۳۴ آوہ ضلع لائلپور سے گم ہوگئی ہے۔
یہ رسید بک و رسید منسوخ سمجھی جائے۔ لہٰذا احباب جماعت اس رسید بک پر رقم کا چندہ نہ دیں۔
اور اگر کسی کو اس رسید بک کا علم ہو تو نظارت ہذا کو فوراً مطلع فرمائیں۔ ناظر بیت المال ربوہ

سالانہ اجتماع — انتخاب نائب صدر

— مجالس مناسب نام پر غور کر لیں! —

خدام الاحمدیہ کے دستور اساسی کے قاعدہ نمبر ۹۳ کے ماتحت صدر مجلس (موجودہ وقت میں نائب صدر) کا تقرر دو سال کے لئے ہوتا ہے۔ گذشتہ انتخاب سالانہ اجتماع ۱۹۵۴ء میں ہوا تھا۔ اس لحاظ سے اس سال نائب صدر مرکزیہ کے لئے انتخاب ہوگا۔

یہ انتخاب سالانہ اجتماع کے موقع پر ہوگا اور مجالس کے نمائندگان کریں گے۔ اس وقت حاضر نمائندگان چھ نام تجویز کریں گے اور ان پر رائے شماری ہوگی۔ پھر یہ چھ نام ووٹوں کی تعداد کے ساتھ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش ہوں گے حضور ان میں سے نائب صدر اول اور دوم کا تقرر فرمائیں گے۔

جملہ مجالس کے نمائندگان اس بارہ میں اپنی مجالس سے مشورہ کر کے آئیں۔

نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

"تحریک جدید کے بیرونی مشن"

مذکورہ بالا عنوان سے جو کتاب وکالت تبشیر کی طرف سے شائع ہوئی تھی اب ختم ہو چکی ہے بعض احباب کی طرف سے ابھی تک خطوط کے ذریعہ وقتاً فوقتاً اس کتاب کے بھجوانے کا مطالبہ موصول ہو رہا ہے ایسے دوستوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر آرڈر اچھی خاصی تعداد میں موصول ہوئے تو اس کا دوسرا ایڈیشن جلد شائع کیا جائے گا۔ احباب معین تعداد میں اپنے آرڈر بھجوائیں

وکالت تبشیر تحریک جدید ربوہ

دارالہجرت ربوہ میں قربانی کرانے والے احباب توجہ فرمائیں

اکثر دوستوں کی آرزو ہوتی ہے کہ قربانی کا فریضہ مرکز میں ادا کر کے ثواب حاصل کریں۔ ایسے احباب کو چاہئے کہ قربانی کی رقم افسر لنگر خانہ کے نام براہ راست منی آرڈر کر دیں۔ بکرا فی قربانی ۲۵/- اور ۳۰/- روپے کے درمیان اور گائے کی قربانی کا فی حصہ مبلغ پندرہ روپے اور بیس روپے کے درمیان کے حساب سے روپیہ ارسال فرمائیں۔

یہ رقوم عید سے ہفتہ عشرہ قبل مرکز میں وصول ہو جانی چاہئیں۔ تاکہ وقت پر انتظام کیا جا سکے۔ (افسر لنگر خانہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میری ہمشیرہ چند سال سے دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔ (نورالدین آرمرے بازار لاہور کینٹ)

(۲) خان بہادر مولوی غلام محمد خانصاحب بوجہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں۔ ان کی عمر ۸۷ سال ہے کمزور بہت ہو گئے ہیں۔ جناب خانبہادر صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ محمد ابراہیم خان بھیرہ

(۳) میرا لڑکا انیس احمد ایک ماہ سے بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ شفا کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد ابراہیم گنج مغلپورہ

(۴) خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ بلقیس بیگم اہلیہ حافظ محمد یوسف صاحب آف کراچی کافی دنوں سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ بیماری کچھ پیچیدہ سی ہو گئی ہے۔ احباب ہمشیرہ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے خاص طور پر دعا کریں عبدالرحمٰن خان ایجنٹ اخبار الفضل کوئٹہ

(۵) میرے خلاف عرصہ تین سال سے ایک مقدمہ دائر ہے۔ فیصلہ ۳ جون ۵۶ء کو ہو گا۔ احباب کی خدمت میں باعزت بریت کیلئے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے (احمد علی ازکالا ضلع جہلم)

(۶) بندہ کئی روز سے بخار اور کھانسی میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ صحت کامل عطا فرمائے آمین محمود احمد قریشی ایجنٹ الفضل کراچی

(۷) میرے لڑکے محمد اکبر ناصر کو ۲۲ دن سے لگاتار بخار ہو رہا ہے۔ اور ساتھ ہی ڈبل نمونیہ بھی ہو گیا ہے بچے کی حالت نازک ہے احباب درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور خادم دین بنائے آمین

(فیض چنگاوی)

حکومت کی مشینری میں اصلاح کیلئے اجتماعی جدوجہد ضروری ہے

عوام خود کو پٹھان، پنجابی، بلوچ اور سندھی نہیں بلکہ پاکستانی تصور کریں

(ڈاکٹر خانصاحب)

کوئٹہ ۱۹ر جون۔ وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان ڈاکٹر خانصاحب نے گزشتہ شب ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ حکومت کی مشینری کو تمام برائیوں سے پاک کرنے کے لئے اپنی تمام توجہ مرکوز کر دیں۔ وزیر اعلیٰ نے سارے صوبے میں آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کرانے کے عزم کا بھی اعادہ کیا۔

ڈاکٹر خانصاحب نے کہا کہ موجودہ مشینری غیر ملکی عہد اقتدار کا ورثہ ہے۔ اس سے نجات حاصل کرنا ایک شخص کے بس کی بات نہیں بلکہ نظم و نسق کو صحت مند خطوط پر چلانے کے لئے اجتماعی جدوجہد ضروری ہے۔ آپ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ ملک کے سماج دشمن عناصر کی باعمالیوں سے نقاب ہٹا کر حکومت کے ہاتھ مضبوط کریں اور اسے اپنا فرض تصور کریں۔ وزیر اعلیٰ نے یہ اعلان پھر کیا کہ تمام مغربی پاکستان میں ملازموں کی تنخواہیں یکساں کر دی جائیں گی۔

سرکاری ملازم

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سرکاری ملازموں کو عوام کے متعلق اپنی ذمہ داریاں محسوس کر کے ان کی بھلائی کے لئے جرأت اور بے غرضی کے ساتھ کام کرنا چاہیئے۔

آپ نے کہا "سرکاری ملازموں کو ہمیشہ یہ بات اپنے ذہن میں رکھنی چاہیئے کہ وہ عوام کے آقا نہیں خادم ہیں"۔ وزیر اعلیٰ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ آئندہ انتخابات میں انتہائی احتیاط اور غیر جانبداری کے ساتھ مخلص اور کام کرنے والے نمائندوں کو چنیں۔ آپ نے کہا کہ پاکستان لاکھوں قربانیوں کے بعد حاصل کیا گیا تھا۔ اب اسے برقرار رکھنے کے لئے مزید قربانیوں کی ضرورت ہے۔ قبائلی بچوں کی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ یہاں مڈل تک مفت تعلیم عنقریب نافذ کر دی جائیگی۔

بھارت کے وزیر خزانہ مسٹر دیش مکھ مستعفی ہو گئے

نئی دہلی ۱۹ر جون، باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ بھارت کے وزیر خزانہ مسٹر چنتامن دیش مکھ نے استعفا دے دیا ہے۔ اور وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو اس بات پر رضامند ہو گئے ہیں۔ کہ وہ جولائی کے آخر میں یورپ کے دورے سے واپسی کے بعد مسٹر دیش مکھ کو ان کی ذمہ داریوں سے سبکدوش کر دیں گے۔

ان ذرائع کا کہنا ہے کہ مسٹر دیش مکھ نے حکومت کے اس فیصلے کے خلاف احتجاج کے طور پر استعفا دیا ہے۔ جس کے تحت بمبئی شہر کو مہاراشٹر کے مجوزہ صوبے سے علیحدہ رکھا جائے گا۔

ری پبلکن پارٹی کی ایڈہاک کمیٹی کا اجلاس

لاہور ۱۹ر جون۔ پاکستان ری پبلکن پارٹی کے کنوینر ڈاکٹر خان صاحب نے پارٹی کی ایڈہاک کمیٹی کا اجلاس ۲۲ جون کو صبح نو بجے اپنے مکان پر طلب کیا ہے۔

ناصر سے روسی وزیر خارجہ کی بات چیت ختم

قاہرہ ۱۹ جون ——— روس کے نئے وزیر خارجہ مسٹر شپیلاف نے آج وزیر اعظم کرنل ناصر سے اپنی بات چیت ختم کر لی ہے روسی وزیر خارجہ نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ بات چیت اطمینان بخش رہی ہے۔

ڈپلومیٹک مبصروں کا خیال ہے۔ کہ روسی وزیر خارجہ مصر کے بڑے بڑے ترقیاتی منصوبوں کے لئے امداد کی پیشکش کو قبول کرنے سے قبل عالمی بنک کے ڈائریکٹر سے اپنی بات چیت کے نتائج کا انتظار کر رہے ہیں۔ مسٹر شپیلوف اور ناصر میں آئندہ ملاقات جمعہ کو ہوگی۔

پی آئی اے کی سروسوں میں توسیع کا پروگرام

لاہور سے کراچی کا فضائی سفر صرف تین گھنٹوں میں مکمل ہو جایا کریگا

لاہور ۱۹ر جون۔ پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کے جنرل منیجر مسٹر ظفر الاحسن نے بتایا ہے کہ ایئر لائنز کی ملکی اور غیر ملکی سروسوں میں توسیع کی جا رہی ہے اور ایسے انتظامات کئے جا رہے ہیں کہ پاکستانی اور غیر ملکی مسافر پاکستان کی اس "قومی فضائی سروس" سے پوری طرح استفادہ کر سکیں۔

کل پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کے دفتر میں لاہور اور کراچی کے درمیان ٹیلی پرنٹر سروس کا افتتاح کرتے ہوئے مسٹر ظفر الاحسن نے بتایا کہ گذشتہ چند سالوں میں پاکستان میں فضائی سفر سے غیر معمولی دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔ چنانچہ اپریل ۱۹۵۶ء میں طیاروں کے ذریعے سفر کرنے والوں کی تعداد دس ہزار تک پہنچ گئی ہے۔

آپ نے کہا کہ فضائی سفر میں پاکستانی عوام کی غیر معمولی دلچسپی کے پیش نظر اب یہ ہے کہ ۱۹۶۰ء تک پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کی سروسوں میں تین گنا اضافہ کرنا پڑے گا۔

لاہور اور کراچی

آپ نے بتایا کہ آئندہ چند ماہ تک کراچی اور لاہور کے درمیان ڈکوٹا سروس بند کر دی جائے گی اور اس کی جگہ کونیر اور سپر کنسٹیلیشن طیارے استعمال کئے جائیں گے۔ اس سے کراچی اور لاہور کے درمیان سفر میں زیادہ سے زیادہ تین گھنٹے لگیں گے۔

سروسوں میں توسیع

پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کی سروسوں میں توسیع کرنے کی جو سکیم تیار کی گئی ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر ظفر الاحسن نے بتایا کہ اگست کے وسط تک مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان ایئر لائنز کی دو اور سروسیں شروع کر دی جائیں گی۔ بعد ازاں کراچی اور ڈھاکہ کے درمیان سروس روزانہ ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ تھوڑے فاصلوں کے درمیان سروس شروع کرنے کے لئے بہترین قسم کے طیاروں کا انتظام کیا جا رہا ہے آپ نے بتایا کہ آئندہ مہینے پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز پاکستان اور جنیوا کے درمیان سروس شروع کر رہی ہے جس کے بعد پاکستانی باشندوں کے لئے ممکن ہوگا کہ وہ پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کے ذریعے یورپ کے ہر مقام پر جا سکیں۔ اسی طرح پاکستان اور قاہرہ کے درمیان سروس شروع ہونے کے بعد پاکستانی عوام مشرق وسطےٰ کے ہر حصہ میں جا سکیں گے۔

اور آپ نے کہا کہ ایسے پاکستانی باشندوں کو جو پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کے ذریعے سفر کرنا نہیں چاہتے۔ چاہیئے کہ وہ دوسری فضائی سروسوں میں انٹرنیشنل ایئر لائنز کے ذریعے نشستیں مخصوص کرائیں۔ اس لئے ان کی ... ان کی زیادہ رقم خرچ نہیں ہوگی۔ البتہ ان کی ملکی فضائی سروس کے وقار میں اضافہ ہوگا۔

مسٹر ظفر الاحسن نے عوام سے اپیل کی کہ وہ پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کی خدمات سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کریں۔ آپ نے کہا کہ اس ادارہ کو ترقی ہوگی تو یہ مسافروں کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں مہیا کرے گا۔ کراچی اور لاہور کے درمیان ٹیلی پرنٹر سروس شروع کرنے کا مقصد بھی عوام کو زیادہ سے زیادہ سہولت مہیا کرنا ہے۔ اس کے علاوہ انٹرنیشنل ایئر لائنز کے عملہ کو بھی ہدایت کی گئی ہے کہ وہ مسافروں سے خوش خلقی کے ساتھ پیش آئیں اور کھانوں کے انتخاب میں بھی مسافروں کے مذاق کو پیش نظر رکھیں۔ اس کے علاوہ ہوا بازوں اور طیاروں کے کارکنوں کے لئے ایک سکول بھی جاری کیا گیا ہے۔ آپ نے بتایا کہ وہ اس تجویز پر بھی غور کر رہے ہیں کہ مسافروں کو نماز ادا کرنے کے لئے علیحدہ جگہ دی جائے۔

اعانت الفضل

مکرم عبدالحکیم صاحب ابکاڑہ کا کچھ نقصان ہو گیا تھا۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے بعد میں مل گیا۔ انہوں نے اس خوشی میں مبلغ ۸/۲ روپے ارسال فرمائے ہیں تا کسی مستحق کے نام ان کی طرف سے چھ ماہ کے لئے خطبہ نمبر جاری کر دیا جائے۔

احباب ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دینی اور دنیاوی نعمتوں سے مالا مال کرے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

جامعۃ المبشرین ربوہ کی شاہد کلاس کا امتحان شروع ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ امتحان میں شامل ہونے والے جملہ طلباء کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد اکبر طالبعلم شاہد کلاس ربوہ

مجھے قومی اسمبلی میں قطعی اکثریت کی حمایت حاصل ہے

کئی مسائل سلجھانے کیلئے ملک میں قومی حکومت کا قیام مفید ثابت ہو سکتا ہے (محمد علی)

کراچی ۲۰ر جون۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے کہا ہے کہ مجھے قومی اسمبلی میں قطعی اکثریت کی حمایت حاصل ہے۔ آپ نے کہا کہ مرکز میں قومی حکومت کے قیام کا انحصار صرف میری رائے پر نہیں بلکہ اس کا تمام سیاسی جماعتوں سے تعلق ہے۔ میں ہمیشہ قومی اتحاد اور سیاسی استحکام کا حامی رہا ہوں اور آئندہ بھی اسی مقصد کے لئے کام کرتا رہوں گا۔

مسٹر محمد علی کوئٹہ سے واپسی پر ریلوے اسٹیشن پر اخباری نمائندوں سے گفتگو کر رہے تھے آپ سے سوال کیا گیا کہ جب قومی اسمبلی میں آپ کو اکثریت کی حمایت حاصل ہے تو پھر قومی حکومت کے قیام کی کیا ضرورت ہے۔ اس پر وزیر اعظم نے جواب دیا کہ "ان معنی میں قومی حکومت کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن بعض دوسرے مسائل ایسے ہیں جن سے عہدہ برآ ہونے میں قومی حکومت مدد دے سکتی ہے بہر حال یہ علیحدہ نوعیت کا سوال ہے"۔

سوال۔ کیا ری پبلکن پارٹی کے ارکان آپ کی حمایت کریں گے۔

جواب۔ میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ری پبلکن پارٹی کے ارکان تقریباً سب کے سب مسلم لیگی ہیں جو اس جماعت سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔

سوال۔ کیا آپ کو علم ہے کہ مغربی پاکستان اسمبلی میں حزب اختلاف کے لیڈر سردار بہادر خان اور ایک مسلم لیگی لیڈر میاں ممتاز محمد خان دولتانہ نے ری پبلکن پارٹی سے کولیشن کی مخالفت کی ہے؟

جواب۔ میرے علم میں یہ بات نہیں

وزیر اعظم نے اپنے اس سابقہ بیان کا اعادہ کیا کہ آپ لنڈن میں دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس میں کشمیر کا مسئلہ پیش کریں گے۔ آپ نے کہا کہ ہم مسئلہ کشمیر پر غیر رسمی طور پر بحث کریں گے۔

اس سے قبل ایک رپورٹر نے وزیر اعظم سے دریافت کیا کہ مرکز میں قومی حکومت کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے۔ اس پر وزیر اعظم نے جواب دیا کہ اب میں کراچی آ گیا ہوں اور دوسرے مسائل کے علاوہ قومی حکومت کے معاملہ پر بھی تبادلہ خیال کروں گا، میں نے اب تک اس پر غور نہیں کیا ہے۔ جب بعض نامہ نگاروں نے وزیر اعظم سے دوبارہ سوال کیا کہ آل پارٹیز قومی حکومت کی تشکیل کے بارے میں آپ کے اپنے نظریات کیا ہیں۔ تو آپ نے جواب دیا "مجھے قومی اسمبلی میں قطعی اکثریت کی حمایت حاصل ہے۔ لیکن قومی حکومت کی تشکیل کا دارومدار صرف میری رائے پر نہیں بلکہ اس کا تعلق تمام سیاسی جماعتوں سے بھی ہے۔ میں ہمیشہ قومی اتحاد اور سیاسی استحکام کا حامی رہا ہوں۔ ماضی میں میں نے جو بھی قدم اٹھایا۔ اس کا یہی مقصد تھا اور آئندہ بھی میں اسی مقصد کے حصول کے لئے کام کرتا رہوں گا۔"

نیم مستقل الاٹمنٹوں کو مستقل کرنیکا فیصلہ

لاہور ۲۰ر جون۔ حکومت مغربی پاکستان نے تمام صوبے کے دیہی علاقوں میں زرعی زمین کی نیم مستقل الاٹمنٹوں کو مستقل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس ضمن میں ایک سرکاری اعلان جاری کیا گیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ صوبے میں زرعی زمینوں پر مہاجرین کی آباد کاری کا کام ہو چکا ہے۔

وزیر اعظم کا دورہ چین

کراچی ۲۰ر جون۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے کل یہاں اخباری نمائندوں کو بتایا کہ آپ اس سال ستمبر یا اکتوبر میں چین جائیں گے۔ ابھی تک دورے کی قطعی تاریخ مقرر نہیں کی گئی۔ وزیر اعظم نے مزید بتایا کہ آپ اس سال موسم خزاں میں مغربی جرمنی کا دورہ کریں گے۔

شدید بارشوں کی وجہ سے پشاور اور نوشہرہ کے درمیان ریلوے ٹریفک معطل ہو گیا

لاہور ۲۰ر جون۔ چترال کے پہاڑوں اور وادی پشاور میں شدید بارشوں کے باعث . . . . . . آج صبح پشاور اور نوشہرہ کے درمیان آمد و رفت کا سلسلہ درہم برہم ہو گیا۔ شدید سیلابوں کے باعث پبی اور نوشہرہ کے درمیان لائن میں شگاف پڑ گیا ہے۔ موضع پبی کے قریب شاہراہ اعظم بھی گہرے پانی میں ڈوبی ہوئی ہے۔ جس کے باعث نوشہرہ سے آگے جانا کسی طرح بھی ممکن نہیں ہو رہا۔

پشاور جانے والی بیشتر گاڑیاں نوشہرہ سے آگے نہیں جا سکیں۔ آئندہ چوبیس گھنٹے تک پشاور سے شروع ہونے والی گاڑیاں نوشہرہ سے ہی چلیں گی۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کراچی ایکسپریس اور خیبر میل فاسٹ پسنجر تارو جبہ اور نصیر پور سے آگے نہیں جا سکیں۔ کراچی اور ملتان جانے والی کراچی ایکسپریس اور خیبر میل فاسٹ پسنجر گاڑیاں نہیں چلیں گی ۲۲ اپ مسافر گاڑیاں صرف نوشہرہ تک جائیں گی اور ۲۳ ڈاؤن مسافر گاڑی نوشہرہ سے چلے گی ۱۱ اپ بھی نوشہرہ تک ہی جائے گی اور پھر بارہ ڈاؤن کی حیثیت سے وہیں سے چلے گی۔ پانچ اپ نوشہرہ جا کر ختم ہو جائے گی اور پھر دو ڈاؤن میل کی حیثیت سے وہیں سے چلے گی۔

راولپنڈی ڈویژن کے بیشتر حصوں میں گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں شدید بارشیں ہوئیں۔ جن کے باعث برساتی نالوں میں کئی مقامات پر سیلاب آ گیا۔ راولپنڈی میں ایک ہفتے کی شدید گرمی کے بعد پیر کی شام کو زبردست آندھی آئی جو دو گھنٹے تک جاری رہی آندھی کے بعد مینہ برسنا شروع ہو گیا جو تقریباً رات بھر جاری رہا۔ بارش کے ساتھ گرج چمک اور تند ہواؤں کا سلسلہ بھی جاری رہا صبح بھی راولپنڈی میں بہت بارش ہوئی۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں شہر کے زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت میں چوبیس درجے کی کمی ہو گئی۔

گورنر اور وزیر اعلیٰ کراچی روانہ ہو گئے

کوئٹہ ۲۰ جون۔ صوبائی گورنر میاں مشتاق احمد گورمانی اور وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خان صاحب کل بولان میل سے کراچی روانہ ہو گئے۔ وہ دونوں ۲۵ر جون کو کوئٹہ واپس آ رہے ہیں۔ ریلوے سٹیشن پر سول و فوجی افسروں ارکان اسمبلی اور معززین شہریوں نے صوبائی گورنر اور وزیر اعلیٰ کو الوداع کہی۔

ماسٹر عبدالکریم بھی گرفتار کر لئے گئے

پشاور ۲۰ر جون سرحد اینٹی ون یونٹ فرنٹ کے جنرل سیکرٹری ماسٹر عبدالکریم بھی اپنے گاؤں اتمان زئی میں گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ انہیں بھی تعزیرات پاکستان کی دفعات ۱۲۳ الف، ۱۲۴، اور ۱۵۳ الف کے تحت گرفتار کیا گیا ہے۔

دریں اثنا پشاور اینٹی ون یونٹ فرنٹ کے زیر اہتمام ایک پبلک جلسہ میں خان عبدالغفار خان کی گرفتاری پر اظہار تشویش کیا گیا ہے۔ جلسہ میں مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ "ون یونٹ" کے سوال پر سابق صوبہ سرحد میں استصواب کرایا جائے۔ پختونوں کو پرامن رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔

چیکوسلاویکیہ میں سزائے موت کا خاتمہ

پراگ ۲۰ جون۔ چیکوسلاویکیہ کی کمیونسٹ پارٹی کے اخبار "رودے پراوو" نے اعلان کیا ہے کہ اگلے سال کے اوائل تک چیکوسلاویکیہ میں سزائے موت ختم کر دی جائے گی۔ اخبار نے لکھا ہے کہ چیکوسلاویکیہ کی تعزیرات میں سزائے موت کی جگہ پچیس برس قید کی سزا شامل کی جائے گی۔

یہ فیصلہ ایک خاص کمیشن نے کیا ہے جو گذشتہ مارچ میں سرشلنسکی قانون کی خلاف ورزیوں کے اعتراف کے بعد تعزیرات اور مقدمے چلانے کے طریق پر نظر ثانی کے لئے قائم کیا گیا تھا۔ کمیشن اگلے مہینے کے اوائل تک اپنا کام ختم کرے گا۔ اور کچھ اور سزاؤں میں بھی کمی کرے گا۔

اخبار مذکور نے مزید لکھا ہے کہ ان تبدیلیوں کا مقصد مکمل تحقیقات کی ضمانت بہم پہنچانا۔ قانونی طریق کار کو تیز تر بنانا صفائی کے وکیلوں کے حقوق بڑھانا اور شہریوں کے قانونی حقوق اور آزادیوں کو مستحکم بنانا ہے۔